OPEN ACCESS: Al Khadim Research Journal of Islamic Culture and Civilization
ISSN (ONLINE): 2710-0235 & ISSN (PRINT): 2710-0227
https://www.arjicc.com

عرفانِ نبوت ورسالت: مطالعاتِ صوفی برکت علی لودھیانویؒ کی روشنی میں

The Mysticism of Prophethood and Messengership: Studies in the Light of Sufi Barkat Ali Ludhianwi

Muhammad Ahmed Zafar
M.Phil Scholar, Department of Islamic Studies, Government College University Faisalabad.

Prof. Dr. Humayoon Abbas
Dean, Faculty of Islamic and Oriental Learning, Government College University Faisalabad.

Received on: 06-01-2025 Accepted on: 10-02-2025

Abstract

This research article explores the essential dimensions of faith in the Holy Prophet Muhammad ﷺ through the lens of the teachings of Hazrat Abu Anees Sufi Barkat Ali Ludhianwi. It emphasizes that before fulfilling the requirements of faith in the Prophet ﷺ, a believer must attain a deep understanding of his reality. Drawing from *Maqalat-e-Hikmat*, the article presents Sufi Barkat Ali's unique mystical approach to the concepts of *Ma'rifat al-Nubuwwah*, advocating that sincere recognition of the Prophet ﷺ is the cornerstone upon which the fulfilment of all religious obligations rests. The study elaborates on six key aspects derived from Sufi Barkat Ali's teachings: (1) the *Kāmiliyyah* and *Akmalīyyah* (perfection and completeness) of the Prophet's ﷺ person, Sunnah, Hadith, religion, and Prophetic medicine; (2) his *Awwaliyyah*, *Nūrāniyyah*, and *Lawlākiyyah*—that he ﷺ is the first of creation and the reason for all existence; (3) his *Ummiyyah* and *'Ilmiyyah*, emphasizing his divinely granted knowledge despite not receiving worldly instruction; (4) his universal mission (*'Ālamiyyah* and *Āfāqiyyah*) as a mercy to all of creation; (5) the exalted *Shān* (dignity) of the Prophet ﷺ, which surpasses human comprehension; and (6) the doctrine of *Khatm-e-Nubuwwah* (Finality of Prophet hood), which Sufi Barkat Ali presents as the culmination of divine mercy upon humanity.

Keywords: Mysticism of Prophethood, Sufi, Messengership, Barkat Ali Ludhianwi

نبی اکرم ﷺ پر ایمان لانے کے تقاضوں کو پورے کرنے سے پہلے یہ از حد ضروری ہے کہ آپ ﷺ پر ایمان کی حقیقت کا عرفان حاصل کیا جائے۔ ڈاکٹر ساجد علی سبحانی کے نزدیک حضورِ اقدس ﷺ کی بہتر سے بہتر تر معرفت ہی وہ ذریعہ ہے، جس پر "باقی حقوق کی ادائیگی ... موقوف ہے۔"[1] حضرت ابوانیس صوفی برکت علی لودھیانوی قدس سرہ العزیز علمی و عملی ہر دو حوالوں سے عہدِ حاضر میں میدانِ تصوف کے مایہ ناز شہسوار رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپؒ کی جملہ تعلیمات پر عرفانی رنگ غالب نظر آتا ہے۔ عرفانِ نبوت ورسالت کے سلسلے میں بھی آپؒ خالصتاً صوفیانہ طرز نگارش اختیار فرماتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ، "طریقت میں اہلِ سلوک کو جب تک یہ حق الیقین نہیں ہو جاتا

کہ اُس کی تمام نقل وحرکات، جو بھی اُس سے سرزد ہو رہی ہیں، اُس کے قائد العرفان حضرت محمد ﷺ کے سامنے ہیں، اُس کے اور اُن ﷺ کے درمیان کوئی حجاب نہیں اور نہ ہی کوئی دُوری ہے، نامعقول حرکات سے کبھی محفوظ نہیں رہ سکتا۔ ہر وقت کسی نہ کسی لغزش کا مرتکب رہتا ہے۔"[2] ذیل میں حضرت صوفی صاحبؒ کی تعلیمات کی روشنی میں نبی اکرم ﷺ کی نبوت ورسالت کے ایسے پہلوؤں پر روشنی ڈالی جارہی ہے، جن کی معرفت ایک مومن کے ایمان کی پختگی اور تکمیل کا اہم ترین ذریعہ قرار دی جاسکتی ہے:

1. کاملیت واکملیت:

ذاتِ رسولِ اکرم واجمل ﷺ کی کاملیت واکملیت: حدیثِ قُدسی ہے: "كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًا فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ"[3] حضرت صوفی صاحبؒ کے نزدیک یہاں " مخلوق سے 'فردِ کامل مراد' ہے اور وہ حضورِ اقدس ﷺ کی ذات پاک ہے۔"[4] آپؒ کے نزدیک نبی اکرم ﷺ کی ذات بابرکات ایسی کامل واکمل ہے کہ اگر کسی مومن کے ایمان میں کوئی نقص رہ جائے تو آپ ﷺ پر درود وسلام کی کثرت اس نقص کو رفع کرنے کا سبب بن جاتی ہے۔ آپؒ لکھتے ہیں، "ایمان ناقص تھا، درود وسلام کی مداوت سے اکمل بنا۔"[5] حضرت صوفی صاحبؒ حضورِ اقدس ﷺ کی ختمِ نبوت کو بھی آپ ﷺ کی کاملیت واکملیت کے تناظر میں سمجھاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "کمی کو پورا کرنے کے لیے کامل کی ضرورت ہوتی ہے (جبکہ) اکمل کسی کامل کی آمد کا محتاج نہیں ہوتا۔"[6]

سنتِ رسولِ اکرم واجمل ﷺ کی کاملیت واکملیت: "حبیبِ اقدس ﷺ کی سنّتِ مطہرہ: کامل واکمل، کسی بھی غیر کی محتاج نہیں۔"[7] ایک مقام پر حضرت صوفی صاحبؒ اپنے عقید تمند کو آدابِ دعا تلقین کرتے ہوئے ارشاد کرتے ہیں کہ، "اللہ سے ایمان مانگ اور سنتِ نبوی ﷺ کی اتباع۔ باقی تمام باتیں غیر ضروری ہیں۔"[8]

حدیثِ رسولِ اکرم واجمل ﷺ کی کاملیت واکملیت: "ناقص تعلیم، ناقص حال کی حامل ہوتی ہے، (جبکہ) یہ تعلیم (یعنی حدیثِ نبوی ﷺ) اُن (ﷺ) کی ہے، کامل واکمل۔ اِس میں نَقص کا کوئی امکان ہی نہیں۔"[9] حضرت صوفی صاحبؒ نہ صرف حدیثِ رسولِ مقبول ﷺ کو فی نفسہٖ کامل واکمل قرار دیتے ہیں بلکہ اِس کے "عامل" کو بھی "کامل" کا درجہ دیتے ہیں۔[10] بلکہ آپؒ کے نزدیک تو سنتِ مطہرہ کا ہر عمل "عمل کے اعتبار سے کامل گردانا جاتا ہے۔"[11]

دینِ رسولِ اکرم واجمل ﷺ کی کاملیت واکملیت: "بحث ہمیشہ ناقص چیز میں کی جاتی ہے اور نقص دُور کرنے کے لئے کی جاتی ہے (جبکہ) ہمارا دینِ اسلام ہر لحاظ سے کلیتاً کامل واکمل ہے، اور اکمل میں کسی بھی بحث کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی، ہو ہی نہیں سکتی!"[12] ایک بار کوئی صاحب کسی مصنف کی لکھی ہوئی کسی کتاب کو لے کر صوفی صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور چند نشان زدہ قابلِ اعتراض عبارات پر آپؒ کی رائے طلب کی۔ آپؒ نے اس پر جو جواب ارشاد فرمایا، اس کی چند سطریں دینِ اسلام کی کاملیت واکملیت کی شاندار ترجمانی کرتی ہیں۔ آپؒ نے فرمایا، "دین اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی طرف سے ہے۔ اگر اس میں کوئی کمی ہو تو بتا... دین میں کوئی کمی نہیں ہر لحاظ واعتبار سے کامل واکمل ہے۔ کیا یہ دین کافی نہیں؟"[13]

طبِ رسولِ اکرم واجمل ﷺ کی کاملیت واکملیت: حضورِ اقدس ﷺ کی عالمگیر کاملیت واکملیت کے تناظر میں دیکھا جائے قبلہ صوفی صاحبؒ کے نزدیک حضورِ اقدس ﷺ نہ صرف "طبیب کامل واکمل" ہیں[14] بلکہ آپ ﷺ سے منسوب طبِ نبوی ﷺ بھی تمام طبی سائنسوں کے تقابل میں کمال واکمال کے مقام پر فائز نظر آتی ہے۔ حضرت صوفی صاحبؒ لکھتے ہیں کہ "ہمارے حضور ﷺ تشریف لائے تو علم الایمان کے ساتھ ایک بہترین اور مکمل ترین علم الابدان بھی لائے۔ آپ ﷺ نہ صرف رُوحِ انسانی کے مصلح ومعالج تھے، بدنی امراض کے بھی طبیبِ کامل واکمل تھے... یہ فن (یعنی طبابت) اپنی اصل کے اعتبار سے پیغمبری ہی کا ایک جزو ہے، جس کا نقطہ کمال حضورِ اقدس ﷺ کی ذاتِ اقدس ہے۔"[15]

.2 اوّلیت ونورانیت ولولاکیت:

صوفیاء کرامؒ کے ہاں حضورِ اقدس ﷺ کی تخلیق میں اوّلیت کے ساتھ ہی آپ ﷺ کی لولاکیت بھی زیرِ بحث آتی ہے۔ صوفی فکر سے مزین تمام ادبِ سیرت اس حقیقت کا گواہ ہے کہ صوفیاء حضرات آپ ﷺ کو ہی اس کائنات کی تخلیق وارتقاء کا واحد مدعا ومقصد قرار دیتے ہیں۔ حضرت ابوانیس محمد برکت علی لودھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت چونکہ فکرِ صوفیاء ہی کی ترجمان ہے، اس لئے آپؒ کے ہاں بھی نبی اکرم ﷺ کی اوّلیت ولولاکیت پر سیر حاصل ابحاث موجود ہیں۔ چند اہم ترین مقام کی نشاندہی پر یہاں اکتفاء کیا جاتا ہے:

i. حضرت صوفی صاحبؒ کے ہاں حضورِ اقدس ﷺ ایسے "عین الوجود" ہیں، جو "السبب فی کل موجود" ہیں۔[16] یعنی آپ ﷺ ایسے انسان ہیں، جو "پُتلی ہیں کائناتِ ہستی کی آنکھ کی" اور "سبب ہیں ہر موجود کا!"[17] اِس ضمن میں آپؒ اُس روایت سے دلیل پکڑتے ہیں، جس کے مطابق ایک بار عالمِ ارواح میں حضرت آدم علیہ السلام نے عرش کے پردوں میں موجود ایک نُور کے بارے اللہ رب العالمین سے عرض کی تو اللہ ربّ العالمین نے ارشاد فرمایا، "**هذا نور نبی من ذریتک اسمه فی السماء أحمد، وفی الأرض محمد، لولاه ما خلقتک ولا خلقت سماء ولا أرضا**"[18] قبلہ صوفی صاحبؒ اُس سے استدلال کرتے ہوئے رقمطراز ہیں، "کل کائنات اُن (ﷺ) کے لئے ہے اور اُن (ﷺ) ہی کے نور سے بنی۔"[19]

ii. حضورِ اقدس ﷺ کی اوّلیت ولولاکیت کے بارے کسی شخص کے سوال کے جواب میں آپؒ نے مختصراً لکھا کہ "مولائے کریم رؤف الرحیم ﷺ کی بدولت ہی تو یہ ساری کائنات بنی! وہ ﷺ نہ ہوتے، کچھ بھی نہ ہوتا۔ نہ یہ زمین ہوتی، نہ آسمان۔ نہ میں ہوتا، نہ آپ! اللہ آپ کو فہم عنایت فرمائے۔"[20]

iii. حضرت صوفی صاحبؒ کی نگاہ میں نہ صرف اس کائنات کی تخلیق آپ ﷺ کی بدولت ہے بلکہ اس کی روانی ودوانی بھی آپ ﷺ ہی کے سبب سے ہے۔ فرماتے ہیں، "اُن ﷺ ہی کی بدولت یہ دُنیا معرضِ وجود میں آئی اور اُن ﷺ ہی کے نام کی برکت سے رواں دواں۔"[21] "آپ ﷺ کے ذکر ہی کی بدولت بزمِ کونین پر کیف ہوئی۔"[22] لولاکیتِ مصطفیٰ ﷺ کے حوالے سے ایک اور نادر نکتہ حضرت صوفی صاحبؒ بایں الفاظ ارشاد فرماتے ہیں، "اللہ رب العالمین نے یہ دُنیا میرے آقا روحی فداہ ﷺ کے لیے بنائی۔ اُن (ﷺ) ہی کے گھرانے کا

ایک فرد آنا باقی ہے۔ اُسی کی آمد کے انتظار میں یہ قائم ہے۔"(23)

iv. "کل کائنات اُن (ﷺ) کے لئے ہے۔"(24) "کائنات کی ہر شے کا وجود حضورِ اقدس حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے ظہور کی بدولت ہے۔ اگر وہ (ﷺ) نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا۔(25)۔ نہ یہ دُنیا ہوتی، نہ اِس کے رنگ وبُو۔ اُنہی کی بدولت تو یہ کائنات سجائی ہوئی ہے۔"(26)

3. اُمیت و علمیّت:

i. حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ "حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وِعَاءَيْنِ: فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهُ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُهُ قُطِعَ هَذَا الْبُلْعُومُ"(27) حضرت صوفی صاحبؒ اس حدیثِ مبارکہ سے استدلال کرتے ہیں کہ وہ پہلا علم جو حضرت ابوہریرہؓ نے شائع فرمادیا، وہ علمِ ظاہری ہے اور وہ دوسرا علم جسے ظاہر کرنے کی بناء پر آپؓ فرماتے ہیں کہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں میرا گلا ہی کاٹ نہ ڈالا جائے، وہ علمِ باطن ہے۔(28) کچھ شارحینِ حدیث اس روایت کو فتن کے تناظر میں بیان کرتے ہیں لیکن یہاں یہ امر ملحوظ رہے کہ خود سیدنا امام بخاریؒ اسے کتاب العلم میں لے کر آئے ہیں۔

ii. حضرت صوفی صاحبؒ حضورِ اقدس ﷺ کے اسمِ گرامی "سیدنا عالم ﷺ" کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ اِس "سے مراد ظاہر و باطن کے علم کا عالم" ہے۔(29) بعینہٖ سیدنا اُمّی ﷺ کی توضیح میں آپ لکھتے ہیں کہ "میرے آقا روحی فداہ ﷺ وہبی علوم کی انتہاء!"(30) آپؒ مزید لکھتے ہیں کہ " میرے آقا روحی فداہ ﷺ نے کسی سے بھی کوئی علم نہیں پڑھا لیکن کل کائنات کو پڑھایا۔"(31) اسی بناء پر آپؒ کا یہ خیال ہے کہ "غیر مسلم مفکرین کے لیے 'اُمی' نبوت کی سب سے بڑی دلیل ہے۔"(32)

iii. حضورِ اقدس ﷺ کی علمیت پر ایمان کو مزید پختہ کرنے کے لیے ایک مقام پر حضرت صوفی صاحبؒ استفساری لب و لہجہ اختیار کرتے ہیں کہ "کیا تجھے مطمئن کرنے کے لیے یہ کافی نہیں کہ اللہ کی خبر محمد ﷺ نے دی؟"(33) اسی خیال کو آپؒ ایک دوسرے مقام پر ایک مختلف پیرائے میں بیان کرتے ہیں کہ "کائنات کے محسنِ اعظم میرے آقا روحی فداہ ﷺ ہی نے کائنات کو متعارف کرایا: لا الہ الا اللہ، لہ الملک، ولہ الحمد، لاشریک لہ، انت الحہ القیوم!"(34) نیز فرمایا، "جناب رسول اللہ ﷺ نے ہی مخلوق کو توحید سے متعارف فرمایا۔ اِس سے افضل اور مقام کیا ہو سکتا ہے؟"(35)

4. عالمگیریت وآفاقیت:

i. اس ضمن میں اولاً حضرت صوفی صاحبؒ ایک اصولی بات پیش کرتے ہیں کہ "اللہ کا رسول اللہ کی ساری خدائی کو پیغام سنانے آتا ہے، مخصوص بندوں کو نہیں۔"(36) یہی وہ حقیقت ہے جسے اصول و کلام کی کُتب میں امتِ دعوت اور امتِ اجابت کے پیرائے میں پیش کیا جاتا ہے۔ حضرت صوفی صاحبؒ اسی کے پیشِ نظر فرماتے ہیں کہ "حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کل کائنات کے رسول ہیں۔"(37) نیز آپؒ کے

نزدیک حضورِ اقدس ﷺ نے صرف امتِ مسلمہ کو ہی نہیں بلکہ کل ''آدم زاد کو ہزار ہا برس گزرنے کے بعد سیرت کا ایک نمونہ پیش کیا، جو ہر نمونے کو مات کر گیا۔''(38) حضرت صوفی صاحبؒ کے نزدیک، ''اُن ﷺ کی زندگی (صرف مسلمانوں ہی کے لیے نہیں بلکہ) ساری خدائی کے لئے ایک نمونہ ہے۔''(39) نبی اکرم ﷺ کے کل مخلوق کے لیے محسنِ اعظم ہونے کے عقیدے کو بھی حضرت صوفی صاحبؒ اسی پیرائے سے یُوں اخذ کرتے نظر آتے ہیں کہ، ''حضورِ اقدس ﷺ اوصافِ حمیدہ کے عملی نمونہ تھے۔اُن ﷺ کے اخلاق واقوال وافعال ہی سے ساری خدائی نے سبق حاصل کیا۔اِس اعتبار سے وہ ﷺ اللہ کی ساری مخلوق کے محسنِ اعظم ہیں۔''(40)

ii. ایک مقام پر حضرت صوفی صاحبؒ حضورِ اقدس ﷺ کی عالمگیریت اور آفاقیت کو تمثیلاً بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ''میرے آقا روحی فداہ ﷺ کی کالی کملی کا رنگ...ابدی ہوتا ہے، کبھی نہیں اُترتا...اور ہر رنگ کو اپنے ہی رنگ میں رنگ لیا کرتا ہے۔''(41)

iii. اہلِ ایمان کے ایمان کو مہمیز تر کرنے کے لیے حضرت صوفی صاحبؒ کا یہ اندازِ بیان کیسا دلکش ہے کہ '' ہر راہب نے، ہندو ہو یا غیر، مِن و عن تصدیق کی: میرے آقا روحی فداہ ﷺ جگت گرو ہیں۔''(42)

iv. دینِ اسلام کی عالمگیریت وآفاقیت پر قرآن وحدیث کی پوری صحت کے ساتھ نقل ہائے متواترہ سے حضرت صوفی صاحبؒ یُوں استدلال فرماتے ہیں کہ، ''اسلام کی آسمانی کتاب قران کریم، جو ہمارے حضورِ اقدس ﷺ پر اللہ نے نازل فرمائی، جُوں کی تُوں اور ہر جا موجود ہے۔زیر زبر کے ردّوبدل کی کہیں گنجائش نہیں اور دنیا کے کونے کونے میں اِس کے حفاظ پائے جاتے ہیں۔کسی اور دین کی کتاب کا کوئی حافظ کہیں نہیں پایا جاتا۔اِس کے علاوہ حضورِ اقدس ﷺ کے سوا کسی دین کے کسی پیشوا کی فرمائی ہوئی کلام اِس اہتمام واحتیاط سے محفوظ نہیں، (جبکہ) ہمارے حضورِ اقدس ﷺ کی ہر حدیث محفوظ ہے۔یہ دو باتیں اسلام کی عالمگیر برتری اور قبولیت کی وہ دو دلیلیں ہیں، جنہیں کوئی بھی جھٹلا نہیں سکتا اور جنہیں مانے بغیر کسی کو بھی چارہ نہیں۔''(43)

5. شان ومقامِ محمدی ﷺ:

i. شانِ ومقامِ محمدی ﷺ پر امتِ مسلمہ کے مختلف مکاتب کے مابین برپا ہونے والے بحث ومباحثہ پر حضرت صوفی صاحبؒ کی رائے حسبِ ذیل ہے، ''ہمارا اپنے محسنِ اعظم ﷺ کی شان میں بحث کرنا ہماری بہت بڑی کمی اور بہت کم نصیبی ہے۔اللہ رب العالمین کے حبیبِ اقدس ﷺ کی کیا شان ہو گی اور کون بیان کر سکتا ہے؟ نبوت ورسالت کے مدارج ہمارے فہم وادراک میں پوری طرح نہیں آ سکتے۔ہمارے قیاس وگمان سے کہیں اولیٰ وبالا ہیں۔پھر ہم نبوت ورسالت کی شان میں کیا کہہ سکتے ہیں؟ ہر محب اپنے حبیب کی شان پہ خوش اور نکتہ چینی پہ ناخوش ہوا کرتا ہے، اگرچہ گگڑا ہو۔اللہ رب العالمین کے حبیب رحمۃ للعالمین ﷺ کی شان کے تو کیا کہنے!''(44) اس ضمن میں آپؒ دوٹوک انداز میں ارشاد فرماتے ہیں کہ، ''آپ اِس ایک ہی بات کو ذہن نشین کر لیں کہ رسُول ہی رسُول کے منصب کو سمجھ سکتا ہے۔کوئی دوسرا رسالت کے حقیقی منصب کو نہیں سمجھ سکتا۔''(45)

ii. حضرت صوفی صاحبؒ اپنی تصانیف میں مختلف مقامات پر مختلف اسالیب کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کی ذات بابرکات کی شان کو اجاگر کرنے

کی ازحد کوشش فرماتے ہیں۔ ایک مقام پر لکھتے ہیں، ''آپ ﷺ کے تو ایک نام کی تاثیر کا کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا۔ ذات کی شان کا کیسے لگا سکتا ہے!''(46) بلکہ اس ضمن تو آپؒ ایک جگہ ہر اللہ اور اس کے رسول مقبول ﷺ کے بارے مجموعی طور پر ارشاد فرماتے ہیں کہ، ''لا الٰہ الّا اللہ فنافی الرسول اور محمد رسول اللہ ﷺ فنافی اللہ کا مقام ہے۔ اس لئے کہ محمد رسول اللہ ﷺ ہی لا الٰہ الّا اللہ کو جان سکتے ہیں۔ اِسی طرح اللہ ہی کو محمد رسول اللہ ﷺ کی شان ومقام کی خبر ہے۔ کوئی دوسرا کماحقہٗ نہ لا الٰہ الّا اللہ کو سمجھ سکتا ہے، اور نہ ہی محمد رسول اللہ ﷺ کو۔''(47)

iii. ایک مقام پر حضورِ اقدس ﷺ کی شان وسیرت کے بارے حضرت صوفی صاحبؒ کا یہ وجد آفرین اندازِ سُخن ملاحظہ کیجئے، ''دُنیائے دُوں کی فرہنگ ختم ہو تو ہو، میرے مولائے کریم، رؤف، رحیم، طٰہٰ، یٰسٓ، طٰسٓ، حٰمٓ ﷺ کی شان وسیرت کسی کے بھی احاطۂ تحریر میں کماحقّہ نہیں آ سکتی۔'' ''نبوت کی شان وسیرت تو کُجا، میرے آقا، میرے مولا، میرے دلبر، میرے جانی ﷺ کے ایک موئے مبارک کی برکات کی تشریح محال ہے۔ فصاحت حضورِ اقدس ﷺ کے پسینہ مبارک کے فضائل پہ پہنچ کر دم توڑ دیتی ہے۔''(48)

6. ختمِ نبوت:

ختمِ نبوت کے موضوع پر نہ صرف مقالاتِ حکمت میں بالواسطہ اور بلاواسطہ کثیر کلام موجود ہے بلکہ اس موضوع پر صوفی صاحبؒ کی دیگر کُتب مثلاً مکشوفات منازلِ احسان، کتاب العمل بالسنۃ المعروف بہ ترتیب شریف اور اسماء النبی الکریم ﷺ میں بھی خاصا مواد پایا جاتا ہے، بالخصوص اس موضوع پر ''خاتم النبیین ﷺ'' کے نام سے ۴۶ صفحات پر مشتمل ایک باقاعدہ علیحدہ رسالہ بھی حضرت صوفی صاحبؒ کا موجود ہے لیکن چونکہ اس مقالہ کا موضوع صرف مقالاتِ حکمت کے مباحث ومطالب تک محدود ہے، اس لئے یہاں صرف انہی افکار کو پیش کیا جارہا ہے، جو کہ ختمِ نبوت کے حوالے سے مقالاتِ حکمت سے ماخوذ ہیں:

i. حضرت صوفی صاحبؒ نبی اکرم ﷺ کی ختمِ نبوت کی حقیقت انتہائی آسان اور عام فہم پیرائے میں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ''اللہ نے ...بندے کو دُنیا میں امن وسلامتی قائم کرنے کے لئے بھیجا۔ پھر بندوں کی رہنمائی کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار رسولؑ بھیجے ہر رسول نے یہی تعلیم دی:

a. اللہ پہ ایمان لاؤ۔

b. نیک عمل کرو۔

c. جو میرے بعد رسولؐ آئے، اس پہ ایمان لاؤ۔

جناب حضورِ اقدس ﷺ نے (صرف پہلی) دو باتوں کی تعلیم دی: توحید وعمل صالح۔ تیسری (بات کے بارے) حجۃ الوداع کے دن فرمایا،... ''میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں۔ گویا میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت، اور یہ شرف کسی اور امت کو نصیب نہیں ہوا۔''(49)

ii. آپؒ کے نزدیک ختمِ نبوت اللہ ربّ العالمین کا انسانیت پر سب سے بڑا احسان ہے۔ ملاحظہ کیجئے، ''اللہ تبارک وتعالیٰ کا سب سے بڑا احسان حضورِ

اقدس ﷺ اور حضورِ اقدس ﷺ کا سب سے بڑا احسان توحید کا تعارف ہے ،یعنی اللہ رب العالمین نے اپنے حبیبِ اقدس ﷺ کو کل کائنات کا قیامت تک کے لئے خاتم النبین بنا کر بھیجا اور حضورِ اقدس ﷺ نے مخلوق کو خالق کی ذات وصفات سے متعارف فرمایا۔"(50)

iii. حضورِ اقدس ﷺ نے فرمایا، "بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً"(51)۔اس حدیث مبارکہ کی تشریح میں قبلہ صوفی صاحبؒ ختمِ نبوت ہی کا عالیشان پس منظر پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں، "اللہ نے اپنے دین کے احکامات سنانے کیلئے ایک لاکھ سے زائد رسول دنیا میں بھیجے۔رسالت کا سلسلہ ہمارے حضورِ اقدس واکمل، اکرم واجمل، اطیب واطہر، رُوحی فداہ ﷺ پہ ختم ہو چکا۔اب کسی رسول نے نہیں آنا۔ہم نے اور آپ نے مل جل کر تبلیغ کے اِس کام کو قیامت تک جاری رکھنا ہے اور اپنے حبیبِ اقدس واکمل، اکرم واجمل، اطیب واطہر روحی فداہ ﷺ کے فرمان کو گھر گھر اور ہر گھر تک پہنچانا ہے۔"(52) تبلیغ کے پیغام کو حضرت صوفی صاحبؒ ہمیشہ اپنی تعلیمات میں "ختمِ نبوت" کے تعلق سے ہی پیش کرتے نظر آتے ہیں۔ایک مثال اور ملاحظہ کیجئے: آخری اُمت کے آخری نبی (ﷺ) کے آخری حج مُبارک کے آخری خطبہ مُبارک کا آخری پیغام: اللہ کے دین کی دعوت و تبلیغ۔(53)

الغرض نبی اکرم ﷺ کی کاملیت و اکملیت، اوّلیت و نورانیت و لولاکیت، امیّت و علمیت نیز عالمگیریت و عافیت کا صحیح ادراک و عرفان آپ ﷺ پر ایمان کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے مہمیز کی حیثیت رکھتا ہے۔ نیز اس ضمن میں آپ ﷺ کی ذات مبارکہ کی شان و سیرت کا تذکرہ اور آپ ﷺ کے ختمی مرتبت کا گہرا ادراک ورسوخ ہی ایک مسلمان کو اپنے آقا و مولا ﷺ پر ایمان کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے ہمہ وقت آمادہ رکھ سکتا ہے۔

حوالہ جات

1 ڈاکٹر ساجد علی سبحانی، "حقوق النبی ﷺ"، سہ ماہی "نورِ معرفت" (اسلام آباد)، ص: ۴۰

2 لودھیانوی، محمد برکت علی، ابوانیس، "مکشوفات منازلِ احسان"، فیصل آباد، المستفیض دارالاحسان، رسالہ "ربوبیت" ص: ۱۶۳۹

3 القاري، الملا علی، مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، بیروت: دار الفکر، ۲۰۰۲ء، کتاب صفۃ القیامۃ والجنۃ والنار، باب بدء الخلق وذکر الانبیاء الرقم ۵۷۲۵

4 لودھیانوی، محمد برکت علی، ابوانیس، "مقالاتِ حکمت"، فیصل آباد، المستفیض دارالاحسان، مقالاتِ حکمت، جلد اوّل، شمار ۶۳۱

5 ایضاً، جلد ۱۸، شمار ۱۰۰۲۶

6 ایضاً، جلد اوّل، شمار ۱۱۴۸

7 ایضاً، جلد ۱۸، شمار ۱۰۰۰۲

8 مکشوفات منازلِ احسان، جلد چہارم، رسالہ "طریقت الاسلام کے چار مینار" ص: ۱۱۲۷

9 مقالاتِ حکمت، جلد اوّل، شمار ۵۲۵

10 ایضاً، جلد اوّل، شمار ۵۲۶

11 ایضاً، جلد ۲۲، شمار ۱۱۰۹۵

12 ایضاً، جلد ۲، شمار ۲۲۴۷

13 ایضاً، جلد اوّل، شمار ۴۴۷

14 ایضاً، جلد ۲۶، شمار ۱۲۱۴۸

15 ایضاً، جلد ۲۶، شمار ۱۲۱۴۸

16 ایضاً، جلد ۲۱، شمار ۱۰۶۸۲

17 ایضاً، جلد ۲۱، شمار ۱۰۶۸۲

18 القسطلانی، ابوالعباس شہاب الدین احمد بن محمد القتیبی المصری، المواھب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ، مصر: القاہرۃ، المقصد الاوّل، باب تشریف اللہ تعالیٰ لہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ص: ۷۴، الجزء الاوّل

19 مقالاتِ حکمت، جلد اوّل، شمار ۶۶۱

20 ایضاً، جلد ۱۴، شمار ۹۱۳۳

21 ایضاً، جلد ۱۳، شمار ۸۹۱۰

22 ایضاً، جلد ۱۱، شمار ۷۸۴۷

23 ایضاً، جلد ۸، شمار ۶۳۳۲

24 ایضاً، جلد اوّل، شمار ۶۶۱

25 ایضاً، جلد ۴س، شمار ۴۱۱۱

26 ایضاً، جلد ۲۲، شمار ۱۱۰۱۸

27 البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، کتاب العلم، باب حفظ العلم، الرقم ۱۲۰

28 مقالاتِ حکمت، جلد ۵، شمار ۴۶۵۴

29 ایضاً، جلد ۲۰، شمار ۱۰۴۶۰

30 ایضاً، جلد ۱۹، شمار ۱۰۱۱۳

31 ایضاً، جلد ۱۷، شمار ۹۸۱۰

32 ایضاً، جلد ۷، شمار ۶۲۳۲

33 ایضاً، جلد ۶، شمار ۹۴۰۲

34 ایضاً، جلد ۱۴، شمار ۹۱۶۹

35 ایضاً، جلد ۲، شمار ۱۸۸۳

36 ایضاً، جلد اوّل، شمار ۱۱۴۹

37 ایضاً، جلد ۶، شمار ۵۰۴۹

38 ایضاً، جلد ۲۲، شمار ۱۰۸۴۵

39 مکشوفات منازلِ احسان، جلد دوم، رسالہ ''عشق طریقت کا امام اور کل کائنات کی جان ہے''ص: ۴۴۷

40 ایضاً، جلد دوم، رسالہ ''اسماء الحسنیٰ''ص: ۶۶۵

41 مقالاتِ حکمت، جلد ۱۸، شمار ۱۰۰۳۵

42 ایضاً، جلد ۱۶، شمار ۹۵۳۶

43 مکشوفات منازلِ احسان، جلد دوم، رسالہ ''فاستقم کما امرت''ص: ۹۶۹

44 مقالاتِ حکمت، جلد ۲، شمار ۱۸۸۲

45 مکشوفات منازلِ احسان، جلد اوّل، رسالہ ''حب رسول اکرم واجمل ﷺ''ص: ۲۰۰

46 ایضاً، جلد اوّل، رسالہ ''حب رسول اکرم واجمل ﷺ''ص: ۲۱۷

47 ایضاً، جلد دوم، رسالہ ''عشق طریقت کا ایمان اور کل کائنات کی جان ہے''ص: ۳۹۷

48 مقالاتِ حکمت، جلد ۴، شمار ۴۲۰۲، ۴۲۰۱

49 ایضاً، جلد ۲، شمار ۱۸۷۲

50 ایضاً، جلد اوّل، شمار ۱۵۷۴

51 صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، الرقم: ۳۴۶۱

52 مقالاتِ حکمت، جلد ۱۴، شمار ۹۱۳۳

53 ایضاً، جلد ۱۵، شمار ۹۲۱۹